عہدِ خلافت خامسہ کا ایک عظیم الشان سنگِ میل

''جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کا قیام بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل میں آ گیا ہے۔ بڑی خوبصورت بلڈنگ بنی ہے اور مزید تعمیر ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ وہاں تمام افریقن ممالک کے بچے جا کے شاہد کی ڈگری حاصل کریں گے۔ پہلے وہاں تین سالہ کورس تھا اب وہاں سے باقاعدہ شاہد کی ڈگری ملا کرے گی۔''

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ یوکے 8 ستمبر 2012)

....

ایک اچھے معاشرے کے قیام میں ہر ایک فرد کی صلاحیتوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض کام طاقتور لوگ بہتر انداز میں کر سکتے ہیں جبکہ بعض کاموں کے لئے ذہین لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ مختلف لوگوں کے مزاج اور انداز کے مطابق علوم کے مختلف میدان اختیار کر کے معاشرے کو بہتر سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ بعض افراد کا طبعی میلان سائنس کی جانب ہوتا ہے جبکہ بعض دیگر علوم میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس حوالہ سے بھی راہنمائی فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے ایک مطمح نظر ہوا کرتا ہے جسے حاصل کرنے کے لئے وہ جدوجہد اور کوشش کرتا ہے۔ مومن لوگ انسانی ضروریات کے مطابق کسی بھی اچھے راستے کو اختیار کر سکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہو جو بھلائی کی طرف بلاتے رہیں، اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

یہی وجہ تھی کہ دین کی سربلندی اور اللہ تعالیٰ کے نور کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ایک ایسے تعلیمی ادارے کی ضرورت پر زور دیا جس کے فارغ التحصیل طلباء دینی مہمات کے لئے تیار ہو سکیں۔ اور 1898ء میں اس سلسلہ کی بنیاد مدرسہ تعلیم الاسلام کی صورت میں رکھی گئی۔ جہاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی دی جائے تا کہ یہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء دین کے خادم بن سکیں۔ اس غرض کیلئے آپ نے 15 ستمبر 1897ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ نے لکھا :

"اگرچہ ہم دن رات اسی کام میں لگے ہوئے ہیں کہ اس سچے معبود پر ایمان لاویں جس پر ایمان لانے سے نور ملتا اور نجات حاصل ہوتی ہے لیکن اس مقصد تک پہنچانے کیلئے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کئے جاتے ہیں ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہ کہ ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے کہ اسلام کیا شے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے اسلام پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور یہ کتابیں نہایت سہل اور آسان عبارتوں میں تالیف ہوں اور تین حصوں پر مشتمل ہوں۔ پہلا حصہ ان اعتراضات کے جواب میں ہو جو عیسائیوں اور آریوں نے اپنی نادانی سے قرآن اور اسلام اور ہمارے نبیؐ پر کئے ہیں اور دوسرا حصہ اسلام کی خوبیوں اور اس کی کامل تعلیم اور اس کے ثبوت میں ہو۔ اور تیسرا حصہ ان مذاہب باطلہ کے بطلان کے بیان میں ہو جو مخالف اسلام ہیں اور اعتراضات کا حصہ صرف سوال اور جواب کے طور پر ہو۔ تا بچے آسانی سے اس کو سمجھ سکیں اور بعض مقامات میں نظم بھی ہو تا بچے اس کو حفظ کر سکیں ایسی کتابوں کا تالیف کرنا میں نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اور جو طرز اور طریق تالیف کا میرے ذہن میں ہے اور جو غیر مذاہب کی باطل حقیقت اور اسلام کی خوبی اور فضیلت خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر فرمائی ہے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ایسی کتابیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے مَیں تالیف کروں گا بچوں کو پڑھائی گئیں تو اسلام کی خوبی آفتاب کی طرح چمک اٹھے گی اور دوسرے مذاہب کے بطلان کا نقشہ ایسے طور سے دکھایا جائے گا جس سے ان کا باطل ہونا کھل جائے گا''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 178 تا 180)

حضرت مولوی عبدالکریمؓ صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولوی برہان الدینؓ صاحب جہلمی کی وفات سے سلسلہ میں علماء کا جو خلاء پیدا ہوا اس سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بہت تشویش ہوئی اور خدائی تصرف کے ماتحت آپ کا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ علماء تیار کرنے کا کوئی مستقل انتظام ہونا چاہئے، چنانچہ مختلف آراء اور تجاویز کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام میں ہی دینیات کی ایک شاخ کھول دی جائے جس کا آغاز 1906ء میں کر دیا گیا اور اسی شاخ کے قیام سے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ مئی 1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش دینی مدرسہ کے قیام کی تھی۔ اس لئے مدرسہ تعلیم الاسلام کے علاوہ بالکل الگ انتظام کے تحت ایک مدرسہ دینی علوم کیلئے قائم کیا جائے۔ اس مرحلے پر بعض لوگوں نے پھر عربی مدرسہ کھولنے کی مخالفت کی اور 15 نومبر 1908ء کے اجلاس میں مجلس نے مدرسہ قائم نہ کرنے کی تجویز دی۔

جلسہ سالانہ 1908ء میں مجلسِ شوریٰ میں یہ تجویز رکھی گئی اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے وظائف بڑھانے اور دینی مدرسہ قائم نہ کرنے کے حق میں تقاریر کیں۔ لیکن اس موقع پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ (المصلح الموعود) کھڑے ہوئے اور آپ نے زبردست تقریر فرمائی جس سے لوگوں کی رائے یکسر بدل گئی۔

آپ اپنی اس تقریر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”پھر خدا تعالیٰ نے مجھے اس موقعہ پر ایک جذباتی دلیل بتا دی ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مدرسہ احمدیہ کو آپ کی یادگار بنا دیا جائے۔ میں نے کہا ہم سے پہلے کچھ لوگ تھے جو رسول کریم ﷺ کے صحابہ تھے۔ جب رسول کریم ﷺ نے رحلت فرمائی تو ایک عام بغاوت پھیل گئی۔ اور ایسا خطرہ پیدا ہوا کہ مدینہ بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ اس وقت صرف تین مقامات پر نماز با جماعت ہوتی تھی۔ اور بہت سے لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس وقت بعض صحابہ نے حضرت ابوبکرؓ سے درخواست کی کہ آپ اس وقت ذرا نرمی سے کام لیں اور کچھ قوموں سے جو زکوٰۃ دینے سے انکار کر رہی ہیں زکوٰۃ لینا چھوڑ دیں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اگر کوئی شخص رسول کریم ﷺ کے وقت اونٹ باندھنے کی رسی بھی زکوٰۃ میں دیتا تھا تو مَیں اسے بھی نہ چھوڑوں گا۔ خواہ خون کی ندیاں بہہ جائیں اور خواہ خطرہ اتنا بڑھ جائے کہ مدینہ کی گلیوں میں صحابہؓ کی بیویوں کو دشمن گھسیٹتے پھریں۔

مَیں نے کہا ایک طرف رسول کریم ﷺ کے بعض صحابہ آپ کی ایک یادگار میں جو خاص طور پر آپ کی طرف منسوب بھی نہیں تھی کچھ تغیر کرنے کیلئے کہتے ہیں تو حضرت ابوبکرؓ صاف انکار کر دیتے ہیں اور ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن ادھر ہم یہ نمونہ پیش کر رہے ہیں کہ وہ مدرسہ احمدیہ جسے ”حضرت مسیح موعود کی یادگار“ بنایا گیا تھا اس پر پورا سال بھی گزرنے نہیں پایا کہ اس کے بند کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔

مَیں سمجھتا ہوں میری اس دلیل نے لوگوں کو زیادہ اپیل کیا۔ ادھر مَیں نے تقریر ختم کی ادھر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا مدرسہ احمدیہ ضرور قائم رہنا چاہئے۔“

(الفضل 21 نومبر 1935ء)

اس تاریخی ادارے کو یہ عظیم الشان اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے سے قبل ستمبر 1910ء سے مارچ 1914ء تک افسر مدرسہ احمدیہ کے طور پر خدمات سرانجام دیں اور آپ کی غیر معمولی قیادت نے اس ادارے کی ترقی کی رفتار کو کئی گنا بڑھا دیا۔ آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو اس ادارے کا انتظام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب نے سنبھال لیا۔ آپ کے علاوہ اس درسگاہ کو اور بھی بہت سے بابرکت وجودوں سے فیض پانے کا موقعہ ملا جن میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ صاحب، حضرت سید میر محمد اسحاقؓ صاحب، حضرت حافظ روشن علیؓ صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت سید محمد سرور شاہؓ صاحب، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب، حضرت سید میر داؤد احمد صاحب، اور سید میر محمود احمد ناصر صاحب شامل ہیں۔ یوں یہ ادارہ ترقیات کی بے شمار منازل طے کرتا چلا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے تین اپریل 1987ء کو وقفِ نَو کی تحریک کا اجراء فرمایا تو اس امر کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کی گئی کہ کثرت کے ساتھ آنے والے ان نئے واقفینِ نَو کی تعلیم و تربیت کے لئے نئی عمارات اور وسیع انتظامات کی ضرورت ہوگی چنانچہ 2002ء میں جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کے نام سے ایک وسیع کمپلیکس تعمیر کیا گیا جسے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس کا افتتاح ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا، جو اس وقت ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی تھے۔ جبکہ بعد ازاں جامعہ احمدیہ سینیئر سیکشن میں بھی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا۔

جامعہ کی وسعت کی جانب یہ قدم ایسا مبارک اور مقبول ٹھہرا کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت میں یہ نور ملکوں ملک پھیلنا شروع ہو گیا۔ آپ نے اسلام کی بے مثال ترقی اور دنیا بھر میں نئے احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کی عظیم الشان ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے جامعہ احمدیہ کو وسعت دینے کا فیصلہ فرمایا اور کینیڈا، جرمنی اور انگلستان میں نئے جامعات قائم کر دیئے گئے جن میں سے بعض ممالک کے فارغ التحصیل طلباء اب میدان عمل میں اپنی ذمہ داریاں بھی نبھا رہے ہیں۔

توسیع کے اس سلسلہ کی ایک بہت بڑی سعادت اس وقت براعظم افریقہ کے حصہ میں آئی جب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کی تعمیر کے لئے افریقہ کا انتخاب فرمایا۔ یہ ایک بہت بڑی سعادت بھی تھی لیکن اپنی ذات میں ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی تھی جو مغربی افریقہ کے ایک خوبصورت ملک گھانا کا مقدر بنی۔ اور گھانا کے سینٹرل ریجن کے ایک قصبے منکسم میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب گھانا جناب ڈاکٹر مولوی عبدالوہاب صاحب آدم کی زیر نگرانی مختلف احباب نے اس منصوبے کے لئے مناسب مقام کا انتخاب کیا اور ستمبر 2011ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے یہاں کام کا آغاز کیا اور محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے گیارہ ماہ کی ریکارڈ مدت میں اس ادارہ کو ابتدائی ضروریات کے لئے مکمل کر دیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

کام کی رفتار میں یہ تیزی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل، حضور انور کی دعاؤں اور توجہ کی بدولت ممکن ہوئی۔ مکرم امیر صاحب گھانا نے اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے ذاتی محبت کے ساتھ جدوجہد اور کوشش کی، ہر ضرورت کو بروقت پورا کیا جبکہ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ بھی بھرپور محنت سے کاموں کو مکمل کرنے میں کوشاں رہے۔ دیگر احباب جماعت بھی اپنی اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق خدمات پیش کرتے رہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کے لئے 52 ایکڑ رقبہ مختص کیا گیا ہے جس میں سے 39 ایکڑ ایک مخلص مقامی احمدی دوست مکرم الحاج ابوبکر صاحب نے جماعت کو پیش کیا ہے۔ فرنیچر اور عمارتی لکڑی کے کام کے لئے مکرم محمد ابراہیم صاحب Takoradi نے بے انتہا تعاون کیا، اور ذاتی دلچسپی سے تمام کام عمدہ رنگ میں مکمل کیا۔ اسی طرح مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر گھانا، برادرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب، احمدیہ ہسپتال Daboase، مکرم الحاج محمد فاروق صاحب، مکرم عبدالوہاب عیسیٰ صاحب اور مکرم برادرم حمید اللہ ظفر صاحب اور دیگر بہت سے احباب نے بھی قدم قدم پر تعاون فرمایا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

گھانا کا سینٹرل ریجن ملک کا انتہائی خوبصورت ساحلی علاقہ ہے، جسے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ 1921ء میں احمدیت کا ابتدائی پیغام یہیں سے نہ صرف گھانا بلکہ دیگر افریقی ممالک تک بھی پہنچا۔ اسی مرکزی ریجن کے ایک شہر منکسم (Mankessim) میں جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل تعمیر کیا گیا ہے، جس کا افتتاح 26/اگست 2012ء بروز اتوار کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں شمولیت کے لئے ملک بھر سے احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد تشریف لائی؛ جبکہ غیر از جماعت معززین اور علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف بھی تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ دن کے گیارہ بجے مکرم امیر صاحب کی آمد پر پروگرام کا آغاز ہوا۔ علاقائی چیف نے گھانا کا پرچم فضا میں بلند کیا جبکہ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ گھانا مکرم عبدالوہاب آدم صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ بعد ازاں اجتماعی دعا کی گئی اور تمام مہمانان جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو جامعہ کے ایک طالب علم مکرم اسماعیل آڈوسائی صاحب نے کی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام مکرم کاشف محمود صاحب نے پڑھا جس کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ خاکسار (فرید احمد نوید، پرنسپل جامعہ) نے جامعہ احمدیہ کے قیام کی تاریخ اور غرض و غایت بیان کی اور اس ادارے کے مقاصد بیان کئے۔ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن نے اس ادارے کی تعمیر کے بارے میں رپورٹ اور تفصیلات بیان کیں۔ جبکہ آنے والے معزز مہمانوں نے بھی اس ادارے کے بارے میں اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ بعض مہمانوں نے اس امر پر خوشگوار حیرت کا بھی اظہار کیا کہ ایک سال سے بھی کم عرصہ میں ایسی خوبصورت اور دیدہ زیب عمارت کی تعمیر کیسے ممکن ہوگئی۔

مکرم امیر صاحب جماعت گھانا نے اپنے خطاب میں بیان کیا کہ جماعت احمدیہ گھانا میں ایک لمبے عرصہ سے خدمت انسانیت کے مختلف منصوبوں پر کام کر رہی ہے جن میں ہسپتال اور سکولز وغیرہ بھی شامل ہیں۔ جبکہ اب مخلوق خدا کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس ادارے کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ یہ ادارہ ایسے وجود پیدا کرے گا جو مذہبی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لئے کام کریں گے اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو دنیا تک پہنچائیں گے۔ ان تقاریر کے بعد جامعہ کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا اور مہمانوں نے تمام عمارات کا دورہ کیا۔ آنے والے معززین نے جامعہ کے تعمیراتی کام کو بہت سراہا۔ اور تعمیر کی بہت تعریف کی۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ سینٹرل ریجن کی معزز منسٹر Mrs. Ama Benyiwa Doe نے بعد ازاں ایک ملاقات میں جماعت احمدیہ کی علمی خدمات کو بہت سراہا اور کہا کہ اس ادارے کی تعمیر سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں گے، اور باطل تصورات کا خاتمہ اپنے اس علم کے ذریعہ کریں گے جو وہ یہاں سیکھیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس زمانے میں ایسے ادارے کی بہت ضرورت تھی جسے محسوس کرتے ہوئے جماعت نے بروقت یہ انتظام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ریجن کی سربراہ ہونے کے ناطے، اس ادارہ کو اپنے ریجن میں خوش آمدید کہتی ہیں۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ کے افتتاح کے موقعہ پر طلباء اور اساتذہ جامعہ کے لئے ازراہ شفقت ایک خصوصی پیغام بھی بھجوایا جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔